بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

کہتے ہیں دنیا کی سب سے بڑی جنگ ختم ہو چکی ہے جو فاتح اقوام کے دعوی کے مطابق اس لئے لڑی گئی تھی کہ دنیا میں سچائی کا بول بالا ہو، سب لوگ امن و عافیت کی زندگی بسر کریں۔ اور کوئی طاقتور قوم اپنی قوت کے بل پر کسی کمزور اور بے وسیلہ و ذریعہ قوم پر ظلم و زیادتی نہ کر سکے، لیکن اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ کیا ہے کہ جنگ کے ختم ہو جانے، اور عدل و مساواتِ انسانی کے علمبرداروں کی غیر مشتبہ جیت کے بعد بھی دنیا میں سرمایہ دار و مزدور۔ اور طاقتور اور کمزور کی کشمکش جاری ہے۔ اور خدا کے بندے جس طرح پہلے ظلم اور ناانصافی کا شکار تھے۔ اب بھی ہیں۔ فلسطین کی مقدس سرزمین پر دنیا کی سب سے بڑی سرمایہ دار قوم جابرانہ قبضہ کر کے غریب عربوں کو اُن کے کعبۂ اول سے اور اُس ارضِ مبارک سے جس کو اُن کے پیغمبر برحق کے سفرِ معراج کی منزلِ اولیں بننے کا طبعی اور قدرتی شرف حاصل ہے، بے دخل کر دینے پر تلی ہوئی ہے اور اس ناپاک مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے اپنے سرمایہ کی مدد سے ہر قسم کی ناجائز اور انتہائی تشددانہ اور سفاکانہ حرکات کر رہی ہے۔ فلسطین کی اصل آبادی کے دل کی دھڑکن آج عالمِ اسلام کے ہر گوشہ میں سنی جا رہی ہے، ہر طرف احتجاج پر احتجاج ہو رہا ہے۔ اسکندریہ اور قاہرہ اور شام و عراق کے بام و دران فغاں سنجیوں سے گونج رہے ہیں۔ لیکن جس فولادی پنجہ نے جاپان و جرمنی جیسے طاقتور حریفوں کو جنگ کے اکھاڑہ میں پچھاڑ دیا وہ فلسطین کے معاملہ میں اب تک زیرِ بغل ہی ہے۔ البتہ حریف پنجہ شکن کی نگاہیں صاف بتا رہی ہیں کہ بجلی کدھر گرنیوالی ہے۔ اب ٹرسٹی شپ کا معاملہ درپیش ہے۔ اگر ایسا ہو گیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ مسلمانانِ عالم کا یہ بقعۂ مقدس حریفانِ بادہ پیما کی ہوسِ اقتدار پسندی کا آماجگاہ بنکر پھر تیسری جنگ کے شعلوں کو نہیں بھڑکا دے گا۔ اور انبیاءِ کرام کی یہ پاک آرام گاہ توپوں اور مشین گنوں کی رعد آسا گرج سے دخان زار نہ بن جائے گی۔ اب غالباً پہلی جنگِ عظیم کے فریب خوردہ عربوں پر بھی یہ حقیقت ظاہر ہو گئی